فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

الحمد للہ الملک المنان درین ایام سعادت اقتران بمساعدت و توفیقات
بے پایان و معاونت تائید

[illegible] مسمی بہ

عین
رسالہ
حیوۃ

[illegible]

جناب مولوی مرزا رضا علی صاحب ادام اللہ [illegible]

[illegible]

سوال

معروف ومشہور اور کتب مین منقول ومسطور ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے باوصفیکہ فرزند سید ابرار ومعصوم حقدار تھے معاویہ ضال وباغی سے بیعت فرماکے رفع منازعہ کیا اس واقعہ بیعت پر بہت بڑا خلجان قلب مین اکثر شیعونکے ہی امید کہ جواب شافی بابیان کافی مشروحاً ایسا حیز تحریر مین بادلیل آوے کہ باعث شفاے علیل اور سبب دفع خلجان شیعہ و رفع قال وقیل ہووے

بینوا توجروا علی اللہ اجرکم

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

جواب باصواب اس سوال مشابہ سراب کا اولاً تو یہی ہے کہ کسی شیعہ کو خیال بیعت حقہ دینیہ کرنا طرف امام عادل ومعصوم فرزند رسول کے ساتھ ایک ظالم فاسق ومحارب نفس رسول کے بدیہۃً سفسطہ محضہ و وسوسہ بحتہ ہے اسلئے کہ بیعت حقہ لینے والا دین مین بچانیوالا ہوتا ہے لغزش دین سے بیعت کنندہ کو اور خود بیعت کنندہ بیعت حقہ کرتا ہے واسطے بچنے اپنی کے لغزش دین مین پس یہان عاقل تو کجا کوئی سفیہ غافل بھی قائل وناقل نہین ہوسکتا ہی کہ احد الثقلین منصوص التطہیر والخلافہ بآیۂ تطہیر وحدیث ثقلین مع دیگر احادیث رسول الثقلین کہ بلاشبہ وشک بری از لغزش دین ہے معاذ اللہ واسطے محفوظ رہنے

اپنی کے لغزش دین مین بیعت کرے گا ساتھ ایک فاسق کے جو منصوص الارتداد والالحاد ہووے بسبب محاربہ بنفس رسول رب حجاز بمنطوق حدیث حربک و حربی کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہرگز کوئی شیعہ صاحب فہم اس مقام مین خلجان کو راہ دے نہین سکتا جبکہ خود معاویہ نے محاربہ صریحہ سے بالنفس رسول کہ عین محاربہ با خود رسول تہا اپنے تئین خارج از اسلام۔ اتفاق اہل ایمان ظاہر کر کے ایک ذرہ بہی شبہ بیعت حقہ اختیاریہ لینے کا کسی ادنے مسلم سے واسطے اپنے باقی نہ رکہا چہ جا کہ احد الثقلین اپنے حاکم اور سردار جوانان اہل جنت سے مگر یہ کہ اظہار اخذ بیعت سے ضلالت و ارتداد کو اپنی دو دو آتشہ کرے اسواسطے کہ بیعت حقہ اختیاریہ مین بیعت کنندہ کو بصمیم قلب اپنے تئین محکوم محض اور بیعت گیرندہ کو حاکم اپنا فی الدین والدنیا جاننا پڑتا ہے پس کجا وہ امام زمان صاحب معجزات باہرہ کہ جسکے ساتھ بیعت حقہ حقیقیہ اختیاریہ حسین سا سردار جوانان الجنان واقع کیئے ہوے ہو اور کجا بیعت حقہ حقیقیہ اختیاریہ کرنا اونہین کا معاذ اللہ معاویہ باغی بطال سردار اہل عار و نار سے ہرگز یہ اجتماع ضدین خلاف امامت کے امام بحق مین ممکن نہین بلکہ محال ہے محال عقلاً بسبب عصمت امام اصل اور فسق و ارتدادی بدیہی طرف مقابل کے اور نقلاً بدینوجہ کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے بسبب عدم اعوان کے عہد مصالحہ مین جو واسطے رفع منازعہ باہمی کے بمصالح عدیدہ و حکم سدیدہ فرمایا ہے اول شرط یہ فرمائی حضرت نے ان لا یسمیہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

امیر المومنین یعنے مین تجکو اے معاویہ امیر المومنین نہ کہونگا اے حاکم نہ جانونگا
اور اوسنے اس شرط کو قبول بھی کیا کما فی البحار پس اس شرط کے قبول کرلینے سے
مصالحہ مین صاف عدم وقوع بیعت حقیقیہ مذکورہ ظاہر ہوگیا مگر اوہنون نے اس
مصالحہ کو باقبول شرط مذکور اپنے محاورہ مین بیعت نام رکھہ لیا براے فریب
عوام کالانعام اور براے نام آوری خود بین الانام پس امام علیہ السلام نے
بسبب جاننے اس امر کے کہ یہ لوگ اس مصالحہ کو جو بسبب عدم اعوان
وانصار کے مین کرتا ہون بیعت نام رکھہ لینگے پس حضرت نے اول ہی ایسی
شرط اوس مصالحہ مین رکھہ دی اور دشمن نے قبول بھی کرلی کہ جس سے شبہہ
بیعت حقہ حقیقیہ کا شیعہ کم فہم پر بھی باقی نہ رہے چہ جاکہ ذکی وفطن پر اب
اگر کسی جگہ کلام امام مین بجاے مصالحہ کے لفظ بیعت آجاوے تو کوئی
شیعہ دہوکہا نہ کہا جاوے بلکہ جانے کہ حضرت نے یہ لفظ بیعت کی حسب
محاورہ وعقیدہ اون لوگون کے فرمائی ہے اور مراد اوس سے مصالحہ
باشرط مذکور ہے نہ بیعت دینیہ جسطرح خود خداوند قہار نے حسب محاورہ
وعقیدہ اصنام پرستان اصنام کو اون کے بہ لفظ آلہہ اپنے قول
فراغ الی الھتہم یعنی فرمایا ہے اور مراد اوس سے یہی اصنام ہین
نہ خدا پس جو بیعت وجہ خلجان قلب شیعہ تھی اسے بمعنے محکومیت دینیہ
وہ ہرگز واقع نہین ہوئی اور جو واقع ہوئی وہ بیعت نہ تھی بلکہ وہ تھی بدیہۃً

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

مصالحت اسے باز رہنا منازعت سے بلا محکومیت اور اِس مصالحت
مین کوئی محل شبہہ وشک کا امام مین نہین ہے اسلئے کہ خود جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ نے مصالحہ کفار سے کیا ہے پس نہ وہان رسالت رسول
برحق مین کوئی شبہہ وشک ہے اور نہ یہان امامت امام بحق مین کوئی شک و
شبہہ ہے ہان طرف مقابل امام البتہ تارک امام ہوکر مصداق حدیث متفق علیہ
مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً کا بے تکلف صراحۃً ہوگیا
خوب ہوا چشم ما روشن دل ما شاد فافہم وتشکر علی ارتفاع الشبھۃ
والفساد من تائید امام العصر ونصرۃ رب العباد وثانیاً یہ کہ ہرگاہ
بدلائل عقلیہ ونقلیہ کتب مبسوطہ امامیہ مین مثل کتاب امامت بحار وتجرید وشرح
تجرید وغیرہ کے ثابت و واضح ہو چکا ہے کہ ائمہ ہدےٰ نظیر قران بہ سبب
احد الثقلین ہونے کے کبھی کوئی فعل قبیح اگرچہ بنظر عوام کالانعام مین قبیح ہووے
ہرگز واقع نہین کرتے ہین بسبب عصمت مستقرہ وثابتہ بآیۂ تطہیر ونیز بوجہ
شرکت حلم حکیم مصلحت دان علیم وقدیر کے اور علی الدوام وہی فعل انسے واقع
ہوا کرتا ہے جو واصل وحاصل ہوتا ہے انکو از جانب خدائے عادل مثل جناب
رسول کامل خواہ کوئی صاحب معرفت بوجوہ مذکورہ ان حضرات ائمہ ہدےٰ
علیہم السلام کو امام اپنا جانے اور مانے کہ وہی ناجی ہوگا بہ سبب امتثال امر
ذوالجلال کے اور خواہ امام نہ جانے اور نہ مانے اور شک کرے اون کے

فعل پر مثل شک عمر بر صلح جناب رسول اطہر در حدیبیہ پس وہی غیر ناجی ہوگا بسبب عدم امتثال حکم قادر متعال کے مگر ائمہ ہدیٰ بہرحال امام رہینگے کوئی مانے یا نہ مانے مگر شک پر رہنا اور نہ ماننا کار شیعہ نہین ہے الغرض فعل امام الہدیٰ مثل فعل جناب رسول خدا و فعل خود خدائے تعالےٰ خالی از قبح و لغو ہوتا ہی حتماً اور مملو بمصالح و حکم ہوتا ہی یقیناً خواہ اوس مصلحت پر کوئی مطلع ہووے یا نہ ہووے حاکم و امام اصل کا مطلع کرنا مصلحت فعل پر اپنے تابع و محکوم کو ہر مقام مین لازم و ضرور نہین بلکہ بعض اوقات مین عدم اطلاع سے مصلحت فعل پر از جانب حاکم و امام اصل حال تابع و محکوم کا بخوبی منکشف ہوتا ہی کہ کون اس حاکم کو مصلحت دان بری از لغزش جانتا ہے اور کون بسبب اپنی سوء ظن کے اوس فعل مین اسکو حاکم از جانب خدائے مصلحت دان نہین جانتا ہے پس ہر شیعہ کو کلیہ مذکورہ سابقہ سے بعلم الیقین بلکہ بعین الیقین و حق الیقین جاننا چاہیے کہ ہر فعل ان کا ضرور مشتمل اوپر کسی مصلحت و خوبی کے ہوگا جزماً خواہ وہ مصلحت فعل اسکو معلوم ہو یا نہ ہو مگر استفسار کرنا مصلحت فعل امام کا امام سے اسمین کوئی قباحت نہین ہے بلکہ باعث صفا و جلائے قلب مومن ہوتی ہے اور بسبب ارتفاع شبہ و شک مومن غیر موقن ہے تا یہ منافق نہ ہونے پاوے اور ورطہ ہلاکت مین نہ پڑنے پاوے۔

چنانچہ کتاب علل الشرائع مین منقول ہے ابو سعید سے کہ وہ کہتے ہین عرض کی مینے

خدمت جناب امام حسن بن علی بن ابیطالب علیہ السلام مین کہ یا ابن رسول اللہ آپ نے کیون مداہنہ ومصالحہ کیا معاویہ سے حالانکہ تحقیق جانتا ہون مین کہ حق طرف آپ ہی کے ہے نہ طرف معاویہ کے اور مین خوب جانتا ہون کہ معاویہ ضال وباغی ہے پس فرمایا جناب امام حسن علیہ السلام نے یا ابا سعید آیا مین نہین ہون حجۃ اللہ خلق اللہ پر اور امام بحق تمام خلق پر بعد اپنے پدر بزرگوار یعنی علیؑ مع الحق والحق مع علی حیثما دار کے عرض کی مینے سب آپ ہین حجت خدا اور امام خلق اللہ پر فرمایا حضرت نے آیا نہین ہون مین وہ امام کہ فرمایا ہے جناب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واسطے میرے اور میرے بھائی کے الحسن والحسین امامان قاما او قعدا یعنی حسن اور حسین دونون امام ہین ہر حال مین قایم بجہاد ہون خواہ قاعد از جہاد ہون بسبب کسی مصلحت و تقیہ کے حسب موقع ومحل ابوسعید کہتے ہین عرض کی مینے بلی ہر حالین آپ دونون بھائی امام خلق ہین بے شبہ فرمایا حضرت نے پس مین اسوقت امام ہون اگر قیام بجہاد کرتا اور مین امام ہون ہرگاہ کہ قعود کیا مینے جہاد سے اور مصالحہ کرکے باز رکہا مینے اپنے تئین جہاد سے اے ابا سعید علت مصالحہ میری ساتھہ معاویہ کے علت مصالحہ رسول اللہ ہے ساتھہ بنی ضمرہ اور بنی اشجع اور ساتھہ اہل مکہ کے جب واپس پہرے ہین وہ حضرت حدیبیہ سے کہ وہ سب لوگ کفار تھے بالتنزیل اسے بت پرست وغیر موحد تھے صراحتہ اور معاویہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور اصحاب اوسکے کہ جن سے مینے مصالحہ کیا ہے وہ سب کافر ہین بالتاویل
اسکے ظاہر مین اگرچہ کلمہ گو ہین مگر بسبب لڑنے اور پہیرے رہنے کے امام عصر
ومعصوم سے کافر ہین بالتاویل یا آبا سعید جسوقت کہ ہو مین امام کا جانب خداے تعالی
سے تو ہین واجب ہے اے ہنین ممکن ہے کہ منسوب بسفاہت کیجاوے
راے میری اوس چیز مین کہ بجالاؤنمین مصالحہ ہو یا محاربہ اگرچہ وجہ حکمت میری
فعل کے مشتبہ وملتبس ہو اور ون پر آیا ہنین دیکہتا ہے تو خضر پیغمبر کو جب سوراخ
کیا سفینہ مین اور قتل کیا غلام کو اور درست کیا دیوار کو تو ناراض ہوے
تہے موسیٰ علیہ السلام فعل خضر پر بسبب مشتبہ وملتبس ہونے وجہ حکمت کے
موسیٰ علیہ السلام پر یہانتک کہ خبر دی خضر نے موسیٰ علیہ السلام کو تب راضی
ہوے موسیٰ اون کے فعل پر اسیطرح مثل خضر پیغمبر کے مین ہون کہ تم لوگ
ناراض ہوے مجہسے میرے اس فعل پر بسبب جہل وناواقفیت اپنی کے وجہ
حکمت سے فعل مین میرے اے ابا سعید اگر نہ کرلیتا مین جو کچہہ کے بجالایا مین
یعنے مصالحہ تو ہر آیئنہ نہ باقی رہتا شیعون سے ہمارے روی زمین پر کوئی شخص
مگر وہ قتل کیا جاتا تمام ہوا ترجمہ عبارت علل الشرائع کا اب لازم و واجب ہے
ہر مومن ضعیف العقیدہ پر کہ بعد استماع اس کلام بلاغت نظام امام علیہ السلام
کے کہ ملک الکلام اور گویا عین کلام ملک علام اور تقریر قادر منعام ہے اور
بیحد مسکن قلب شیعہ خوش انجام ہے کوئی شیعہ تو اپنے دل عقیدت

منزل مین کسی طرح وسوسہ شیطانیہ کو بہ نسبت معاملہ امام عالیمقام علیہ الاف السلام کے راہ نہ دی ورنہ پھر انجام بخیر ہونا بخیر ہے اسلئے کہ ارشاد امام علیہ السلام کی تفصیل یہ ہے کہ ہرگاہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقام حدیبیہ مین کہ وہ حضرت عمرہ بجالانے کعبہ کو گئے تھے اور کفار قریش داخل ہونے سے کعبہ مین اور عمرہ بجالانے سے مانع ہوئے تھے باین حد کفار سے مصالحہ مغلوبانہ فرما دین کہ اگر کوئی مسلمان اونکے طرف جاوے تو وہ گرفتار رہین اور نہ دین اور اگر کوئی کافر اونکا اسطرف آجاوے تو وہ گرفتار نہ رکھا جاوے بلکہ حوالہ کر دیا جاوے اور نیز بسم اللہ الرحمن الرحیم صلحنامہ سے اور لفظ رسول ، اللہ نام نامی سے کے حسب مرضی کفار محو لیجاوے چنانچہ اسکی تصریح کتب شیعہ مین اور اہل سنت کیان صحیح بخاری تک مین ہے اور حضرت رسول اللہ ان سب امور کو قبول و بجالا کر اون کفار سے مصالحہ فرما کے بغیر داخل ہونے کعبہ کے اور بدون حج و عمرہ بجالانے کے مدینہ واپس تشریف لیجاوین اور محاربہ و جہاد کفار سے نہ فرماوین درحالیکہ ہمراہ حضرت رسول کے لشکر جرار مع جناب حیدر کرار غیر فرار علیہ صلوات اللہ الجبار تعدادی چارسو اوپر ایک ہزار حاضر ہوئے مگر باانہمہ امور مصالحہ رسول با کفار قریش نہ قادح رسالت حضرت رسول ہوا نہ باعث شک و شبہہ کا کسی مسلم کے ہوا سوائے ایک حضرت عمر کے

کہ البتہ اونہون نے بے تکلف باغیظ تمام بر رسول انام اپنی زبان سے یہہ
جاری کیا واللہ ماشککت منذ اسلمت الا یومئذ جیسا کہ کتاب
زاد المعاد فی ہدے خیر العباد وغیرہ مین کہ کتاب معتبر ہے اہلسنت کی
موجود ہے پس یہان مصالحہ فرزند رسول با عدم انصار بھی معاویہ باغی
سے نہ قادح امامت امام ہوگا اور نہ باعث شبہہ و شک کسی مسلم کے
ہوگا مومن موقن کا کیا ذکر ہے بلکہ دونون مقام مین رسول اور خلیفہ رسول
کہ منیب و نائب دونون معصوم ہین بیک نص صریح ایک حال ہی برحق
ہونے مین جیسا کہ دونون کی طرف مقابل کا ایک حال ہے باطل محض
ہونے مین کما لا ستزۃ فیہ اور نیز جبکہ خود جناب رسول اللہ نے
بہ نسبت ہر دو حسنین سے قاما او قعدا ایسی دو لفظ فرمائی
کہ ایک لفظ تو دال ہے جہاد بالسیف پر اور اسی کو جناب رسول اللہ نے
جہاد اصغر فرمایا ہے اور دوسری لفظ دال ہے قعود از جہاد پر اور وہ
جہاد نفس اور جہاد صبر ہے اور اسی کو حضرت رسول اللہ نے جہاد اکبر
فرمایا ہے پس حسب اشارہ فصیحہ و بلیغہ رسول اطہر سبط اکبر نے جہاد اکبر
اور سبط اصغر نے جہاد اصغر فرما کے اپنے اپنے مرتبہ کے موافق شجاعت
کاملہ کو ظاہر کر کے قول رسول کامل کی تصدیق کامل بالتحقیق فرما دی ان
اشارات رسول کو سوائے فرزندان رسول کے کون سمجھے اور باتصدیق

Presented by: Rana Jabir Abbas

قول رسول تاسی فعل رسول اور فعل نفس رسول ہی ہوگئی اسلئے کہ
جناب رسول اللہ نے جہاد اصغر باکثرت لشکر ظفر پیکر مثل جنگ احد و خیبر کے
اور جہاد اکبر مثل صلح حدیبیہ کے باکثرت نامرد یاور واقع کیا تھا اوسیطرح
نفس رسول نے بعد ارسول جہاد اکبر بسبب عدم اعوان کے پچیس ۲۵
برس فرمایا تھا اور باقی پانچ برس مین جہاد اصغر ناکثین و قاسطین و مارقین سے
حسب ارشاد جناب سید المرسلین واقع کیا تہا پس جناب حسنین علیہما السلام
مین سے فرزند اکبر نے بسبب عدم اعوان و انصار کے تاسی اپنے جد و
پدر کے جہاد اکبر مین کر کے معاویہ باغی سے مصالحہ فرمایا کہ یہی جہاد اکبر تہا
اور فرزند اصغر نے باقلت انصار تاسی اپنے جد عالیمقدار اور پدر نامدار کی
جہاد اصغر مین کر کے ستر ہزار کے گروہ پر صحرای کربلا مین جہاد اصغر یعنے جہاد
بالسیف تین روز کی بہوک و پیاس مین کنار فرات واقع فرما کے حق
و باطل کو عیانا جدا کر دیا اب کوئی نہین کہہ سکتا کہ انہون نے کیون مصالحہ
کیا اور اونہون نے کیون محاربہ کیا اسلئے کہ فرزند اکبر کے حصہ مین مصالحے
جد و پدر آیا اور فرزند اصغر کے حصہ مین محاربہ جد و پدر آیا ہر ایک بہائی
اپنا اپنا حصہ پایا اب تو کسی مومن کے قلب مین بعد ایسے حجج قاطعہ ساطعہ کے
سوائے تصدیق حجج اللہ کے چون و چرا کو اونکے افعال مین کہ وسوسہ
محضہ ہی راہ نہ ملیگی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

اور ثالثاً یہ ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السّلام نے واسطے دفع رہنے
اسی شبہہ کے جو شیعون کو ترک جہاد پر بہ نسبت اپنے امام منصوص بحق
کے ہوا اور اب تک ہو رہا ہے پہلے ہی سامان جہاد اور ارادہ محاربہ
با معاویہ فرمایا تا کوئی شیعہ میری طرف بد ظن ہونے پائے ترک جہاد
و فعل مصالحہ پر اگر مجھسے واقع ہووے بعد بے سامانی جہاد کے اور وہ
سامان جہاد یہ فرمایا کہ حضرت نے اول زمان امامت مین کئی ہزار عیالت
اتباع و تشیع کو کئی روز کی فہمایش مین آمادہ بجہاد معاویہ پر کرکے طرف
ساباط مدائن کے بھیجا اور فرمایا کہ وہان تم سب توقف کرنا تا آنکہ مین
وہان پہونچون چنانچہ کئی ہزار کا لشکر اوسی مقام پر گیا اور چند روز وہان
اون کو گذرے کہ جناب امام حسن علیہ السّلام بھی اوس مقام پر مسلح
پہونچے اور شب کو وہان آرام فرمایا کے صبح کو حضرت نے ارادہ کیا
کہ امتحان اپنے اصحاب کا قبل مقابلہ معاویہ کے فرمائین تا دریافت
ہو جاوے سب کو کہ ان لوگون کا میری طاعت مین کیا حال ہے پس
حکم فرمایا کہ نماز مین سب جمع ہون پس جب وہ سب مجتمع ہوے حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ فصیحہ مین بعد حمد و نعت کے فرمایا
کہ مین کسی مسلم کے ساتھہ نہ کینہ رکھتا ہون اور نہ ارادہ برائی کا ہے
اور مین ناظر ہون تم سب کا بہتر اوس نظر سے کہ جو تم سب کو واسطے

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی نفسون کے ہے پس نہ مخالفت کرنا تم سب میرے امر کے اور نہ ردّ و قدح کرنا تم میری راے پر راوی کہتا ہے کہ اس کلام خیریت انجام پر حضرت کے اوس لشکر کا یہ حال ہوا کہ بعض نے بعض کو دیکھا اور کہا سب نے آپس مین کہ دیکھتے ہو کیا ارادہ ہے انکا اس کلام سے سب نے کہا کہ ہمکو تو یہ مظنّہ ہوتا ہے کہ یہ حضرت مصالحہ کرلینگے معاویہ سے پس معاذ اللہ کہا سب نے کفر واللہ الرّجل بعد اسکے وہی سب حملہ آور ہوئے خیمہ پر امام حسن علیہ السّلام کے اور سب نے لوٹ لیا خیمہ حضرت کا تا اینکہ کھینچ لیا دوڑ کر مصلّے حضرت کا تحت قدم مبارک سے حضرت کے بعد اوسکے حملہ کیا خود امام حسن علیہ السّلام پر عبد الرحمن بن عبد اللہ ازدی بیحیا نے پس کھینچ لیا ردا حضرت کو گردن سے حضرت کے پس رہ گئے حضرت بغیر ردا کے بیٹھے ہوئے شمشیر حمایل کئے رہے پس حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر تا مقام ساباط پہونچے کہ جراح بن سنان نے بنی اسد مین سے دوڑ کر لگام پر ہاتھ ڈال دیا اور ایک لفظ بیہودہ کہکر حضرت کی ران مین خنجر مارا کہ تا استخوان پہونچا پس حضرت اوسکی گردن مین لپٹ گئے اور دونون زمین پر گر پڑے پس عبد اللہ بن حنظل طای نے خنجر کو اوسکے ہاتھ سے لیکر اوسکے پیٹ مین مارا اور ایک بزرگوار نے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

ناک کو اوسکی کاٹ لیا کہ وہ شقی جہنم واصل ہوا اور دوسرا شخص
رفیق اوسکا بھی قتل کیا گیا اور امام حسن علیہ السلام کو ایک سریر پر
اوٹھاکر مدائن لے گئے اور وہان علاج زخم کا شروع ہوا اور
ایک جماعت نے رؤسائے قبائل سے طرف معاویہ کے مخفی لکھہ
بھیجا کہ ہم تیرے مطیع ہین اگرچہ ہمراہ ان کے ہین اور تو ہماری طرف
چلا آ کہ ہم ضامن ہوتے ہین کہ جب تو یہان پہونچے گا تو ہم سب ملکر
امام حسن علیہ السلام کو گرفتار کرکے تیرے حوالہ کر دینگے اور
مدائن مین حضرت اوسی حال علاج زخم مین تھے اور حضرت نہایت
اوس زخم ران سے بیچین اور دردناک تھے کہ زید بن وہب
جہنی نے حاضر خدمت اقدس ہو کر عرض کی یا بن رسول اللہ اب
رائے آپکی کیا ہے اسلئے کہ مردم متحیر ہین پس فرمایا حضرت نے واللہ
معویہ واسطے میرے بہتر ہے ان لوگون سے جو گمان کر رہے ہین
کہ ہم شیعہ ہین یہی درپے ہو گئے میرے قتل کے اور لوٹ لیا
اسباب مسافرت میرا اور چھین لیا مال میرا واللہ اگر مین عہد لون
معاویہ سے یعنے مصالحہ کر لون کہ جس سے میری اور میرے اہل کی
جان کو امان ملجاوے تو یہ امر بہتر ہے اس سے اے زید کہ یہ سب
لوگ خود مجھکو قتل کرین اور ضائع و برباد ہون اہلبیت میرے اور

اہل میرے واللہ اگر مقاتلہ کرتا مین معویہ سے تو ہر آئینہ یہی سب لوگ
میرے لشکر کے خود گردن میری پکڑتے اور مجھے حوالہ معاویہ کے
کردیتے زندہ و سالم پس واللہ مسالمہ و مصالحہ کرلینا میرا درحالیکہ
مین عزیز ہون بہتر ہے اس سے کہ معویہ مجکو قتل کرے حالت اسیری مین
یا منت رکہے مجہپر اور رہا کردے مجکو تو ایک سبکی ا [illegible] ہبت رہجائیگی
بنی ہاشم مین تا آخر دہر اور معویہ مع اولاد کے ہمیشہ احسان اپنا
جتائیگا بسبب اس رہا کرنے کے ہمارے زندہ و مردہ پر آب مین
کہتا ہون کہ جس امام کا اکثر لشکر بایخد قبل مقابلہ کے منحرف
نکلے کہ خود ہی بمظنہ صلح اپنے امام کے قتل کرنے کا ارادہ حتماً
کرے اور نوبت خنجر مارنے کی بہی آجاوے تو وہ امام بے
ناصر و یاور اپنے دشمن سے کسطرح محاربہ کرسکتا تہا بجز مصالحہ
کے ابی بدون لشکر کشی کے حضرت نے مصالحہ نہین کیا کہ یہی سب
مدعیان تشیع کہتے کہ یہ کیسے امام ہین کہ ہم ہزارون شیعہ جان
نثار سربکف موجود تہے نصرت کو اور ہم سے نصرت نہ لی اور صلح
کرلی تو حضرت نے پہلے اونہین موجودین کو اونہین کے ہاتہہ
اور زبان سے معدوین دکہادیا تب بعد ختم حجت وظہور وجوہ بہیہ
کے حضرت امام حسن علیہ السلام نے چار و ناچار ترک محاربہ کرکے

ع رسالہ ھذا خاص شیعہ لوگون کیواسطے طبع کیا گیا ھے
حضرات اھلسنت نیز ملاحظہ فرماوین

مصالحہ فرمایا کہ یہی اصلح و ارجح بلکہ واجب تہا حضرت پر

کما لا یخفی علی اولی الالباب ولنختم الجواب حامداً وشاکراً لملہم الصواب قد تبین الرشد من الغی ÷ بفضل القادر الحی ÷ قد وقع الفراغ من تسوید ھذہ الرسالۃ المسماۃ بعین حق نما فی السابع والعشرین یوم الجمعۃ من رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ ھجری

قطعہ تاریخ از مورخ کامل

زفضل خالق کامل رسالہ چون مرتب شد
کہ تحریرش بے عالم ہمیشہ شافی وکافی
سروش غیب بہر سال ہجری گفت از رہ
زعین حق نما بنگر بہار گلشن وافی
سنہ ۱۳۱۳ ۱۳۱۳

بنام منشی محمد فرزند سبحان [illegible] مطبوعہ مطبع اثنا عشری بسید عابد علی بتاریخ ۲۲ ماہ شوال مطابق ۱۷ اپریل [illegible]